...فالبیع جائز۔

(۲) خواتین کیلئے میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنا چند شرائط کیساتھ فی نفسہ مباح ہے

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ خواتین کی تعلیم گاہیں اور اسکول و کالج صرف اور صرف خواتین کیلئے مخصوص ہوں، مخلوط تعلیم نہ ہو۔ اور مردوں کا ان تعلیم گاہوں میں آنا جانا اور عمل دخل ہرگز نہ ہو۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ ان تعلیم گاہوں تک خواتین کے آنے جانے کا پردے کیساتھ ایسا محفوظ انتظام ہو کہ کسی مرحلہ میں بھی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کیلئے نیک کردار، پاکدامن عورتوں کو مقرر کیا جائے۔ اگر ایسی معلّمات میسّر نہ ہوں تو بدرجہ مجبوری نیک، صالح اور قابلِ اعتماد مردوں کو مقرر کیا جائے جو پسِ پردہ خواتین کو تعلیم دیں۔

(۴) چوتھی شرط یہ ہے کہ خواتین کی تعلیم گاہوں کے حالات کی کڑی نگرانی اور مفاسد کے روک تھام کا اہتمام بہت ہی اعلیٰ درجے میں ہو۔

اور مستورات کے علاج کیلئے لیڈی ڈاکٹر کا موجود ہونا ایک مسلّمہ ضرورت ہے، چنانچہ علّامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ اگر محلِ مرض عورت کی شرمگاہ ہو تو اس کی دواء کا طریقہ کسی عورت کو سکھلانا واجب ہے۔ نیز اسکی ضرورت تمام فقہاءِ کرامؒ کی عبارات سے معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی عورت ان تمام شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے اس نیت سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرے کہ وہ اس کے ذریعے شرعی طریقے سے عورتوں کی خدمت کرے گی۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے۔ اس کو اس پر اجر ملے گا۔

(جاری ہے.....)

Scanned by CamScanner

لیکن ہماری شامتِ اعمال سے مغربی تہذیب کا ہمارے اوپر اس قدر تسلط ہوچکا ہے کہ عورتیں پردہ کرنا تو درکنار الٹا اسے معیوب سمجھتی ہیں۔ اور اسکولوں اور کالجوں میں مخلوط تعلیم کے نتیجے میں لڑکوں اور لڑکیوں کا کھلا اختلاط ہوتا ہے۔ اور ان کی خدمت انجام دینے والے مرد و خواتین مغرب زدہ ہوتے ہیں، جو ان کے اخلاق کو درست کرنے کے بجائے اور زیادہ بگاڑتے ہیں۔ اور مفاسد اور فتن کا کوئی سدِّ باب نہیں۔ اور عورتیں ان علوم کو حاصل کرنے کے بعد ان کے استعمال میں احکامِ شریعت کا بالکل لحاظ نہیں رکھتیں جن کی وجہ سے اس طرح کی مخلوط مروجہ تعلیم کو ناجائز کہا جاتا ہے۔ (ماخذہ تبویب ۳۴/۱۹۶)

(۳۳) عام حالات میں چہرے کا پردہ واجب ہے، اور نامحرم کے سامنے بلا حاجتِ شرعیہ اسے کھولنا جائز نہیں۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اتفاق ہے کہ خوف فتنہ کے وقت چہرے کے پردہ کا حکم ہے۔ لہٰذا عام حالات میں کسی نامحرم مرد کے سامنے چہرہ کھولنا جائز نہیں۔ تاہم ضرورت اور حاجت کے کئی مواقع مستثنیٰ ہیں۔ جنکی تفصیل بوقتِ ضرورت معلوم کیجا سکتی ہے لقولہ تعالیٰ:-

یایھا النبی قل لازواجك و بنٰتك ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن وذالك ادنی ان لا یعرفن فلا یؤذین (۷۱:۵۹)

وفی تفسیر المظھری ۷/۳۸۴:

قال ابن عباس وابو عبیدۃ: أمر نساء المؤمنین أن یغطین رؤسھن ووجوھھن بالجلابیب

(جاری ہے۔۔۔۔۔)

Scanned by CamScanner

عنوان
تبویب
نام و پتہ مستفتی

إلا عينا واحدة ليعلم انهن الحرائر-

فی الدر المختار ٦/٣٦٩

وينظر من الاجنبية ولو كافرة إلى وجهها و كفيها فقط للضرورة ..... فان خاف الشهوة أو شك امتنع نظره إلى وجهها - فحل النظر مقيد بعدم الشهوة والا فحرام - وهذا فى زمانهم وأما فى زماننا فمنع من الشابة - إلا النظر لا المس لحاجة كقاض وشاهد يحكم -

فى تكملة فتح الملهم ٤/٢٦٨:

وبالنظر إلى هذه المذاهب الأربعة يتضح أنها كلها متفقة على تحريم النظر إلى وجه المرأة بقصد التلذذ أو عند خوف الفتنة - وان الراجح فى مذهب الشافعية والحنابلة تحريمه عند الأمن من الفتنة ايضا - وانما أجازه الحنفية والمالكية بشرط الأمن من الفتنة وقصد التلذذ - وان وجود هذا الشرط عسير جدا لاسيما فى زماننا الذى كثر فيه الفساد - حتى أصبح شرطا لا يكاد يوجد فى غالب الأحوال - فلذلك منعه المتأخرون من الحنفية مطلقا..... فالحاصل ان المرأة مامورة فى القرآن الكريم بأن تستقر فى بيتها ولا تخرج إلا لحاجة - ثم ان خرجت لحاجة فهى مأمورة بستر الوجه بإدناء الجلباب أو البرقع وبأن تسفر عن وجهها - نعم يستثنى منه حالتان: الأولى حالة الحاجة إلى ابداء الوجه يلحقها بالستر ضرر كما فى الزحام أو لحاجة أخرى كأداء الشهادة - والثانية: أن ينكشف وجهها من غير قصدها عند الكسب والعمل - والرجال مأمورون فى

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

صفحہ نمبر

نام وپتہ مستفتی

هاتين الحالتين بغض النظر ـــــــ

واللہ أعلم بالصواب

محمد صدیق سواتی غفرلہٗ ولوالدیہ

دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۳۰/۶/۳ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۱۴۳۰/۶/۵ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۳۰-۶-۶ھ

الجواب صحیح

عبد المنان عفی عنہ

۱۴۳۰/۶/۶ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۱۴۳۰/۶/۶ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۴۳۰/۶/۶ھ

Scanned by CamScanner